© rasailojaraid.com

ترتیب سے اُن تمام عربی الفاظ کو ترتیب دے کر اُن کی وضاحت کی گئی ہے جن الفاظ کا تعلق رسول پاک ﷺ کی زندگی سے رہا ہے۔ چاہے وہ استعمال کی چیز ہو یا آپ کے صحابہ کرامؓ یا جگہ۔ ۸۲ صفحات پر مشتمل واقعی یہ ایک لغت مرتب کی گئی ہے کہ صرف اسی کے مطالعہ سے سیرت پاک کے کئی الفاظ اور معلومات کا ایک ذخیرہ قاری کو حاصل ہو سکتا ہے۔

ایسی خوبصورت اور معلومات سے پُر اشاعت پر اس جریدے کے مدیر اعلیٰ سید فضل الرحمٰن اور نائب مدیر سید عزیز الرحمٰن واقعی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (تبصرہ: شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی)

کتاب: ”جمالِ یوسف“

مولف: مولانا عبدالقیوم حقانی / ضخامت: ۳۰۴ صفحات / قیمت: ۱۲۰ روپے

ناشر: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، برانچ پوسٹ آفس، خالق آباد، نوشہرہ (سرحد)

تاریخ کا یہ سنہری اصول تدریج و تخریج ہے کہ اصاغر اپنے اکابر کے خصائل و شمائل ضروری ترتیب و تدوین کے بعد نسل نو کے سپرد کرتے ہیں کہ وہ حیات مستعار میں بانکپن پیدا کرنے کیلئے رہنمائی حاصل کرے۔ محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کا تذکرہ و سوانح کتابی صورت میں لا کر محترم مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے اسی اصول کو اپنایا ہے۔ پاکستانی نژاد نو پر ان کا یہ احسان ہے کہ انہوں نے ایسی نادرہ روزگار عبقری شخصیت کے حالات زندگی پر قلم اٹھایا ہے جس کے فقر و درویشی، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اتباع سنت، محدثانہ جلال و کمال، تفقہ فی الدین، علمی وجاہت، اخلاقی محاسن، دعوت و تبلیغ کے کارناموں اور مجاہدانہ کردار پر ایک زمانہ شاہد عدل ہے۔ اعلائے کلمۃ الحق کیلئے ان کی مشکور مساعی نیز قادیانیت اور پرویزیت کے فاتحانہ تعاقب نے لوحِ تاریخ پر ان کی عظمت کے حسین و جمیل نقوش کندہ کر دیئے ہیں جو آنے والی نسلوں کیلئے نشانِ منزل کا حکم رکھتے ہیں۔ تصنیف و تالیف کے میدان میں ان کے رہوار قلم کا جادو وطن عزیز کے علاوہ دیگر ممالک خصوصاً بلاد عرب میں سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ درس و تدریس حدیث میں وہ اپنے استاد مکرم محدث کبیر حضرت علامہ محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا نقشِ ثانی تھے۔ اکابر میں ان کی محبوبیت سب سے سوا تھی۔ جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت بنوریؒ کا ملتان آنا ہوا تو حضرت امیر شریعت سے ملنے گھر تشریف لائے۔ کافی تعداد میں علماء کرام موجود تھے۔ حضرت مولاناؒ نے اس خیال سے کہ شاید حضرت امیر شریعت پہچان نہ پائیں تعارفاً کہا ”میں محمد یوسف“ حضرت امیر شریعتؒ دیکھتے سروقد کھڑے ہو گئے اور فرمایا ”نہیں انور شاہؒ“ اور ساتھ ہی حضرت بنوریؒ کی پیشانی پر محبت و شفقت اور حضرت انور شاہؒ کی عقیدت سے بھرپور بوسہ دیا۔

زیر نظر کتاب فی الحقیقت جمال یوسف ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے ملاحدہ اور مسٹر پرویز جیسے زنادقہ سے حضرت بنوریؒ کے مباحث اور ان کے تراشیدہ خبیثانہ سوالات و اعتراضات کے دندان شکن جوابات، علمائے مصر کے ساتھ مسئلہ سود پر گفتگو سے انہیں صحیح اسلامی فکر کا قائل کر کے پاکستانی ابلیسوں کی سازش کو ناکام بنانا تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی قیادت، مدارسِ

© rasailojaraid.com